۱۴ ربیعُ الاوّل ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 246)

بچّے کو شرارت پر اُبھارنے والی چیزیں

- اولاد کو فرماں بردار کرنے کا روحانی علاج 2
- کیا اپنے دوست سے مدد مانگنا بھی سوال ہے؟ 9
- بارگاہِ رسالت میں چڑیا کی فریاد 17
- جنّتی نوجوانوں کا قد کتنا ہو گا؟ 18

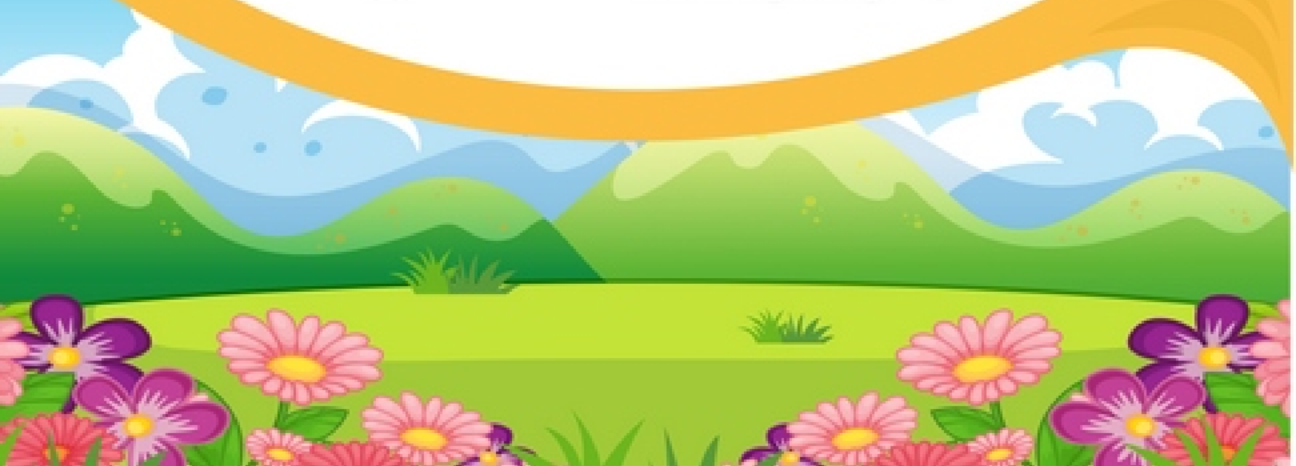

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

بچّے کو شرارت پر اُبھارنے والی چیزیں[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۴ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: بے شک جبریل عَلَيْهِ السَّلَام نے مجھے بشارت دی: جو آپ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اُس پر رَحمت بھیجتا ہے اور جو آپ پر سلام پڑھتا ہے اللہ پاک اس پر سلامتی بھیجتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بچے کو شرارت پر اُبھارنے والی چیزیں

سُوال: بچّہ بہت شیطانی کرتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی باتیں سُننی پڑتی ہیں۔ کوئی وظیفہ بتا دیجئے۔

جواب: اللہ کرے کہ بچّہ شیطانی نہ کرے اور صحیح ہو جائے۔ عموماً لوگ یہ بے اِحتیاطی کرتے ہیں کہ بچے کے سامنے لوگوں کو یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ”یہ شیطانی بہت کرتا ہے، یا ہر وقت شیطانی کرتا رہتا ہے۔“ امام صاحب کو کہتے ہیں کہ ”مولانا! یہ بہت شیطانی کرتا ہے، کوئی ایسا دَم کر دو کہ یہ صحیح ہو جائے۔“ اس طرح بچّے کی شیطانی میں اِضافہ ہونے کا اِمکان ہوتا ہے۔ آپ بچّے کو سب کے سامنے جھاڑنے کے بجائے شفقت اور پیار دینا شروع کریں، نیز اپنا انداز تبدیل کریں، اللہ کرے گا کہ آپ خود بہتری نوٹ کریں گے۔ بچّے کے سامنے کسی کو دُعا کے لئے بھی نہ بولیں، کیونکہ اس طرح بچّہ باغی ہو جائے گا کہ میرا باپ مجھے سب کے سامنے ذلیل کرتا ہے۔ یہ بات اگر بچّے کے دِماغ میں بیٹھ گئی تو پھر بہت مشکل ہو جائے گی۔

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۴ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۲ھ بمطابق 31 اکتوبر 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... مسند امام احمد، عبد الرحمن بن عوف زهری، ۱/۴۰۷، حدیث: ۱۶۶۴۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں　　ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طغیانی میں　　جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

(اس موقع پر جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) پُرانی بات ہے۔ میں کسی بڑے آدمی کے گھر گیا تھا۔ وہاں ان کا جوان بیٹا بھی موجود تھا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر مجھے کہا کہ "بیٹا! اس کو یہاں دَم کر دو! اس کا یہ حصّہ خالی ہے۔" جوان بیٹے نے بھی یہ سنتے ہی کہنا شروع کر دیا کہ "ایسا نہیں ہے، یہ بس ویسے ہی کہہ رہے ہیں" وغیرہ۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) ایک واقعہ (نگرانِ شوریٰ) حاجی عمران کے سامنے بھی ہوا تھا۔ ایک اچھا خاصا تعلیم یافتہ شخص اپنے 15 یا 16 سال کے جوان بیٹے کے ساتھ آیا اور مجھے کہا کہ "میں اس کو آپ کے پاس لایا ہوں، اس کو صحیح کر دو۔" میں نے اس کو سمجھایا کہ یہ جوان خون ہے، آپ نے یہ بات کہہ کر اسے بھڑکا دیا ہے، اب یہ کیسے صحیح ہو گا!! بلکہ اب یہ اور نہیں سنبھلے گا کہ "میرے باپ نے میرے پیر کے سامنے مجھے رُسوا کیا ہے، اب میں نہیں چھوڑوں گا۔" "اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِن"[1] یعنی حکمت مؤمن کا گم شدہ خزانہ ہے۔ کسی سے دُعا کروانے میں حرج نہیں، لیکن یہ بات تنہائی میں بولیں، یا خاموشی سے لکھ کر دے دیں۔ یہ حکمت عملی ہے۔ بچے کو دوسروں کے سامنے ذلیل کرنا بہت نامناسب اور بے حد خطرناک ہے، اس طرح بچے کے دل میں زہر بیٹھ سکتا ہے۔ گھر میں جب بچے کو سمجھاتے ہوں گے تو اس کے بہن بھائی بھی سنتے ہوں گے اور بعد میں وہ باپ کے انداز کا پریکٹیکل بھی کرتے ہوں گے۔ اس سے آپس میں گروپ بندی اور دل آزاری کا سلسلہ بھی ہوتا ہو گا، نیز گناہوں کے دروازے بھی کھلتے ہوں گے۔

اَولاد کو فرماں بردار کرنے کا روحانی علاج

نافرمان بچے کو فرماں بردار کرنے کے لئے روحانی علاج پیش خدمت ہے: "جو شخص "یَا شَهِيْدُ" 21 بار صبح سورج نکلنے سے پہلے نافرمان بچے یا بچی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف مُنہ کر کے پڑھے اِنْ شَآءَ الله اس کا وہ بچہ یا بچی

1 ...... ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة، ۴/ ۳۱۴، حدیث: ۲۶۹۶۔

نیک بنے۔"[1] یہ وظیفہ اس طرح نہیں پڑھنا کہ بچے کو بولیں: "ادھر آ! تو بہت شیطانی کرتا ہے، میں وظیفہ پڑھتا ہوں، تو صحیح ہو جائے گا۔" اس طرح اور زیادہ بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔ وظیفہ اس طرح پڑھیں کہ بچے کو پتا نہ چلے۔ بچے کو جھوٹ بھی نہیں بولنا اور حکمتِ عملی سے کام لے کر یہ وظیفہ پڑھنا ہے۔ "شَهِيْدُ" اللہ پاک کا نام ہے، اِنْ شَآءَ الله آپ کو اس کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

(اس موقع پر جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے دو وَظائف مزید پیش کئے:)

(1) نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہوا ہو، تو 11 سے 21 دن تک اس کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ آیتِ مُبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھے کہ اس کی آنکھ نہ کھلے: "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾﴾" اوّل و آخر ایک ایک مرتبہ دُرُود شریف بھی پڑھنا ہے۔ (2) نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لئے تا حصولِ مُراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے "يَا شَهِيْدُ" 21 بار پڑھئے۔ اس میں بھی اول و آخر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھنا ہے۔

نماز میں آیۃُ الکرسی پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا نماز میں آیۃُ الکرسی پڑھ سکتے ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: بالکل پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ بھی قرآن پاک کا حصّہ ہے۔ نماز میں قرآنِ پاک پڑھنے کا جو طریقہ کار ہے اس کے مطابق پڑھ سکتے ہیں۔

گدّا پاک کرنے کا طریقہ

سُوال: ہمارا Foam کا کام ہے۔ اگر Foam کا گدّا ناپاک ہو جائے تو اسے پاک کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

(محمد فرید عطاری۔ کراچی)

جواب: گدّوں کو پاک کرنا آزمائش ہے، لیکن پاک کرنا پڑے گا۔ گدّے کو پاک کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ گدّے کو بہتے پانی میں چھوڑ دیا جائے اور اتنی دیر تک اس پر پانی بہتا رہے کہ یہ ظنِّ غالب ہو جائے کہ پانی اس کی نجاست کو بہا کر

[1] ...... مدنی پنج سورہ، ص ۲۵۳۔

لے گیا ہے، گدّا پاک ہو جائے گا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ گدّے کو پانی سے دھو کر لٹکا دیں یہاں تک کہ اُس کا پانی ٹپک ٹپک کر آخری قطرہ بھی نکل جائے اور مزید ٹپکنے کی گنجائش نہ ہو، اب مزید دو مرتبہ اسی طرح کریں، تیسری بار جب پانی کا آخری قطرہ ٹپک جائے گا تب گدّا پاک ہو جائے گا۔[1] گدّا ناپاک ہونا بہت بڑا عیب ہے، اگر دُکان دار نے گاہک کو اس عیب کے بارے میں بتا دیا کہ "یہ گدّا ناپاک ہے" اور گاہک نے راضی خوشی ناپاک گدّا خرید لیا تو جائز ہے۔[2]

کیا گدّا دُھوپ کے ذریعے پاک ہو جاتا ہے؟

سُوال: کیا گدّا دُھوپ کے ذریعے بھی پاک ہو سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں! صرف دُھوپ کے ذریعے گدّے کی ناپاکی ختم نہیں ہو گی۔ البتہ اگر کسی نے زمین پر پیشاب کر دیا یا کوئی بھی نجاست زمین، دیوار یا درخت پر لگ گئی اور دُھوپ سے یا ہوا سے خشک ہو گئی اور نجاست کا اثر بھی باقی نہ رہا تو یہ چیزیں پاک ہو جاتی ہیں اور وہاں نماز بھی پڑھی جا سکتی ہے،[3] البتہ زمین یا دیوار جس سے پہلے تیمم جائز تھا اب جب تک اس جگہ کو پانی سے نہ دھو لیا جائے وہاں سے تیمم نہیں کر سکتے۔[4] ان اشیا کے علاوہ گدّا یا کپڑا وغیرہ ناپاک ہو جائے تو وہ دُھوپ میں پاک نہیں ہو گا۔ ایک دن کے بچّے کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔[5] بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بچے کا پیشاب پاک ہے اور اگر بچّہ پیشاب کر دے تو چھینٹے مار لیتے ہیں اور دل کو منا لیتے ہیں کہ پاک ہو گیا ہے، حالانکہ اس طرح کپڑا، کارپیٹ اور گدّا پاک نہیں ہوتا۔ اس معاملے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

---

1 ...... کارپیٹ، چٹائی، چمڑے کی چپّل اور مٹّی کے برتن وغیرہ ایسی چیزیں جن میں پتلی نجاست جذب ہو جاتی ہو اُن کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ناپاک حصّہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے، یہاں تک کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، پھر دوبارہ دھو کر لٹکا دیجئے، یہاں تک کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے، پھر تیسری بار اِسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے گا تو یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔ اگر اِن چیزوں کو بہتے پانی میں (مثلاً دریا، یا نہر میں یا پائپ یا ٹونٹی کے جاری پانی کے نیچے) اِتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِّ غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تب بھی یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان، ص ۳۳ مفہوماً)

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... الخ، الفصل الثانی، ۳/۷۵ ماخوذاً۔

3 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، الفصل الاول، ۱/۴۴۔

4 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ۱/۲۷۔

5 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، ۱/۴۶۔ در مختار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، ۱/۵۷۴۔

مساجد اور کارپیٹ

لوگ مسجدوں میں بچّوں کو اُٹھا لاتے ہیں اور وہاں بچّے پیشاب کر دیتے ہیں، جبکہ عام طور پر مسجد کے خدّام پاکی اور ناپاکی کے حوالے سے تربیت یافتہ نہیں ہوتے۔ کسی نے مجھے بتایا تھا کہ ایک مسجد میں کارپیٹ پر بچے نے پیشاب کر دیا تو مسجد کا خادم آیا اور کارپیٹ پر پانی کے چھینٹے مار دیئے۔ وہاں ایک اسلامی بھائی بھی موجود تھے جو ان مسائل کو سمجھتے تھے، انہوں نے کہا: ”آپ نے یہ کیا کیا ہے؟ اس طرح تو کارپیٹ پاک نہیں ہوگا۔“ خادم نے جواب دیا: ”ہم تو اسی طرح کارپیٹ پاک کرتے ہیں۔“

میرا مشورہ ہے کہ مسجدوں میں بغیر سخت ضرورت کے کارپیٹ بچھایا ہی نہ جائے۔ گھروں میں بچّے پیشاب کر دیں، یا پاؤں سے خون نکل آئے اور کسی چیز پر لگ جائے، یا قربانی کے دنوں میں بہتے خون میں لَت پَت پاؤں لے کر کوئی گھر میں گھس جائے تو اس طرح کی نجاستوں کا حساب رکھنا اور ان کو پاک کرنا بڑی آزمائش ہے۔ بعض اَوقات لوگوں کے زخم سے خون بہہ رہا ہوتا ہے اور وہ مسجد میں چل رہے ہوتے ہیں۔ انہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے۔ میں اب زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا، ورنہ جب سجدہ کرتا تھا تو سر میں تیل لگانے کے بعد رومال سے پونچھ لیتا تھا اور مسجد میں بھی سجدے کی جگہ کچھ بچھا لیتا تھا، تاکہ مسجد میں دَھبہ نہ پڑ جائے۔ اس کے باوُجود اگر کبھی غفلت کی وجہ سے دَھبہ لگ جاتا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں اپنے ہاتھ سے صاف کر دیتا تھا یا کسی سے صاف کروا لیتا تھا۔ جب ہم اپنے گھروں میں دَھبے نہیں چھوڑتے تو اللہ کے گھر میں دَھبہ کیسے چھوڑیں!!

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) آپ سخت نزلے میں بھی تولیہ بچھا دیتے ہیں۔ آپ کی اس احتیاط سے شاید بہت سے لوگوں کو سوچ اور جذبہ نصیب ہو جائے، کیونکہ تیل کا اِستعمال تو اس طرح نہیں کیا جاتا، لیکن نزلہ تو مسجد میں آنے والے بہت سے لوگوں کو ہوتا ہے، انہیں احتیاط کرنی چاہیے اور سجدے کی جگہ پر رومال یا تولیہ رکھ لینا چاہیے، تاکہ مسجد کی دری یا فرش آلودہ نہ ہو۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) بعض لوگ مسجد کی دری پر سر رکھ کر سو جاتے ہیں جس سے سر رکھنے کی جگہ

کالی ہو جاتی ہے، پھر جب اس پر لوگ سجدہ کرتے ہیں تو انہیں کراہیت آتی ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ مسجدیں، ریسٹورنٹ نہیں ہیں کہ جہاں کھایا پیا اور آرام کیا جائے۔ مسجد میں کھانے، پینے اور سونے کی اجازت صرف معتکفین کو ہوتی ہے اور وہ بھی اس صورت میں کہ وہ پہلے سے معتکف ہوں۔ صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے اعتکاف کرنے کی اجازت نہیں۔

حیاتِ مُبارکہ مکمل 63 سال تھی یا کم زیادہ؟

سُوال: نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مبارکہ Exact (یعنی مکمل) 63 سال تھی؟ یا کچھ کم زیادہ تھی؟

(اسلم عطاری۔ سیالکوٹ)

جواب: احادیثِ مُبارکہ میں نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارکہ 63 سال لکھی ہے۔[1] اس کے علاوہ کم یا زیادہ کے بارے میں کچھ تفصیل موجود نہیں ہے۔ ویسے بھی 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کو وِلادت ہوئی اور 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کو انتقال بھی ہوا[2] تو یوں پورے پورے 63 سال ہو گئے۔

گوشت تولنے کے بعد صاف کر کے بیچنا کیسا؟

سُوال: جب مرغی کا گوشت تولتے ہیں تو اس وقت پورا وزن ہوتا ہے، لیکن گوشت بنانے کے بعد 10، 20 گرام کم ہو جاتا ہے، کیا اس طرح گوشت بیچنا دُرُست ہے؟ (عمران قریشی)

جواب: زِندہ مرغی بھی وَزن سے دی جاتی ہے۔ جب اُسے کاٹتے ہیں تو اُس کی آلائشیں اور پَر وغیرہ نکالنے کی وجہ سے وَزن میں کمی آجاتی ہے۔ اسی طرح جب گوشت لیا جاتا ہے تو تولنے کے بعد وہ گوشت بنواتے ہیں تو اگر تول میں کوئی ڈَنڈی نہ ماری اور گاہک کو گوشت دیا، لیکن گاہک چاہتا ہے کہ دکان دار ہی گوشت بنا دے، ایسی صورت میں چھیچھڑے وغیرہ نکلنے سے وَزن میں کمی آئی تو شرعاً کوئی حَرَج نہیں ہے۔ البتہ یہ نہ ہو کہ گوشت بناتے ہوئے بوٹی سَرکا کر سائیڈ پر ڈال لی یا صفائی

1 ..... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب هجرة النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واصحابه الی المدینة، ۲/۵۹۰، حدیث: ۳۹۰۲۔ مسلم، کتاب الفضائل، باب کم سنّ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوم قبض، ص ۹۸۳، حدیث: ۶۰۹۱۔

2 ..... مراٰۃ المناجیح، ۸/۹۳۔

کرتے وقت چھیچھڑے کے ساتھ بوٹی بھی نکال دی۔ بڑے جانوروں میں باقاعدہ میں نے دیکھا ہے کہ جان بوجھ کر چھیچھڑوں پر لمبا ہاتھ مار رہے ہوتے ہیں، پھر بعد میں چھیچھڑوں سے بوٹیاں الگ کر کے بیچتے ہیں، ایسے لوگ حرام کھاتے ہیں اور آسرا بھی نہیں کرتے۔ وہ چھیچھڑے جو نہیں کھائے جاتے اور لوگ پھینک دیتے ہیں انہیں نکال دینا چاہیے، لیکن اگر ایک ذرہ بھی زائد نکالا تو قیامت کے دن کیسے حساب دیں گے!! قرآنِ کریم میں ہے: ﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗؕ۝ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۠۝﴾[1] (ترجمۂ کنزُالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا، اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا)۔ اس آیتِ مُبارکہ میں ذرّے کا تذکرہ ہے جس کی مختلف تعریفات کی گئی ہیں۔ "قُوتُ القُلوب" میں اِس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ "ہوا میں جو ذرّات اُڑتے ہیں جو اتنے باریک ہوتے ہیں کہ بغیر روشنی کے نظر نہیں آتے۔"[2] اگر کسی نے ایک ذرّے کے بَرابَر بھی کوئی نیکی کی ہوگی تو قیامت کے دن اُس کا اَجر پائے گا۔ اور اگر ذرّہ بَرابَر بُرائی کی ہوگی تو اُسے بھی دیکھے گا۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رَحم و کرم فرمائے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن عطا فرمائے۔

انتقال پر "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا کسی کے فوت ہو جانے پر "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" پڑھ سکتے ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" یعنی یااللہ! ہمیں جہنّم کے عذاب سے بچا۔ یہ دُعا کسی کے فوت ہو جانے پر پڑھنے میں حَرَج نہیں ہے۔ البتہ یہ کہیں نہیں پڑھا کہ انتقال کے وقت یہی دعا پڑھنی چاہیے۔

کیا تین اَفراد کی تعریف سے میّت کی مغفرت ہو جاتی ہے؟

سُوال: کیا یہ بات دُرُست ہے کہ "کسی کے انتقال کے بعد اگر تین اَفراد نے بھی مرحوم کی تعریف کر دی تو اللہ پاک اس کی مغفرت فرما دے گا؟"

جواب: تین کا تو یاد نہیں۔ البتہ اس بارے میں ایک حدیثِ مُبارکہ ہے، وہ عرض کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا انس

1 ......پ٣٠، الزلزال: ٧۔

2 ......قوت القلوب، الفصل الثامن والعشرون، ذکر المقام الرابع من مراقبۃ الموقنین، ١/٢١٩۔ قوت القلوب (مترجم)، ١/٥٠٤۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر چلے جس کی لوگوں نے تعریف کی، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ لے کر گزرے جس کی لوگوں نے بُرائی بیان کی تو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: حضور کیا واجب ہو گئی؟ ارشاد فرمایا: جس میّت کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنّت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے بُرائی کی اس پر دوزخ واجب ہو گئی۔ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔"[1] ایک اور روایت میں ہے کہ "مؤمن زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔"[2]

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے

سُوال: ان اَشعار کی وضاحت فرما دیجئے۔ (نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری کا سُوال)

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دُھومیں مچیں وہ مؤمن صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا (حدائقِ بخشش)

جواب: ان اَشعار کی وضاحت یہ ہے کہ "یا اللہ! تجھے تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ! ہم پر ایسا کرم ہو جائے کہ جب ہم دنیا سے جائیں تو تیرے گواہ یہ نہ کہیں کہ نافرمان دنیا سے گیا، بلکہ فرشتے خوشی منائیں کہ ایک نیک بندہ ہمارے پاس آیا اور دنیا والے افسوس کریں کہ ایک نیک بندہ ہم سے بچھڑ گیا۔" یہاں شاہد سے یا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بابرکت مُراد ہے، کیونکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام شاہد بھی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم کی ایک آیتِ مُبارکہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین اَلقابات "شَاهِدً، مُبَشِّر، اور نَذِیْر" ذکر کئے گئے ہیں۔[3] یا شاہد سے

1 ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت، ۱/ ۴۶۰، حدیث: ۱۳۶۷۔

2 ...... بخاری، کتاب الجنائز، ۱/ ۴۶۰، حدیث: ۱۳۶۷۔ مسلم، کتاب الجنائز، باب فیمن یثنی علیه خیراً...الخ، ص ۳۶۸، حدیث: ۲۲۰۰۔

3 ...... ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۵) ترجمۂ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا۔

مُراد مومنین ہیں۔ یعنی جب میں مروں تو مسلمان یہ نہ کہیں کہ وہ فاجِر گیا۔ میرا زیادہ رُجحان بھی اسی طرف ہے کہ یہاں مسلمان مُراد ہیں، کیونکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو رحمت فرمانے والے اور اپنے غلاموں کے عُیوب چُھپانے والے ہیں۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تو اللہ کی عطا سے اس بات کا بھی علم ہے کہ کون فاجر ہے! اور کون مُتّقی ہے!

کیا پکتا ہوا کھانا نکالنا بے بَرَکتی کا سبب ہے؟

سُوال: کیا پکتا ہوا کھانا نکالنے سے بے بَرَکتی ہو جاتی ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: گرم کھانا کھانے سے بے بَرَکتی ہوتی ہے،[1] اب چاہے وہ پکتا ہوا ہو، پک چکا ہو یا بعد میں ٹھنڈے کھانے کو گرم کیا گیا ہو۔ گرما گرم چائے نہ پی جائے، بلکہ کچھ دیر رکھ دی جائے، تاکہ وہ کُنکُنی (یعنی نیم گرم) ہو جائے۔

کیا اپنے دوست سے مدد مانگنا بھی سُوال ہے؟

سُوال: اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے کسی کام کے لئے مدد مانگتا ہے تو کیا یہ سُوال کرنا کہلائے گا؟

جواب: اگر قرضہ مانگ رہا ہے تو قرضہ مانگنے کو سُوال کرنا نہیں کہا جاتا۔ سُوال صرف پیسوں کا نہیں ہوتا۔ اگر کسی نے کہا کہ میری یہ چیز وہاں پہنچا دو تو یہ بھی سُوال ہے۔ البتہ ایسا سُوال جس میں ذلّت ہوتی ہو اس کی مذمّت آئی ہے،[2] جیسے بعض لوگ بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں، ان کی کوئی عزت نہیں ہوتی اور لوگ ان سے گِھن کھاتے ہیں، نیز عقلِ سلیم بھی اِس کام کو ناپسند کرتی ہے۔ اپنے بھائی یا کسی ایسے دوست سے قرضہ مانگا تو اس کو سوال نہیں کہا جاتا۔ ایک دوست دوسرے دوست سے قرضہ لیتا دیتا ہے، لہٰذا اس طرح کے لین دین میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

شاعر کے کلام میں تبدیلی کرنا کیسا؟

سُوال: کچھ شُعَرا ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کلام کے آخر میں اپنے نام کے ساتھ عاجزی کے لئے کچھ الفاظ لکھتے ہیں جنہیں ہم ان کے لئے پسند نہیں کرتے، تو کیا ہم ان اَلفاظ کو تبدیل کر سکتے ہیں؟ اور ایسا کرنے سے ہمیں گناہ تو نہیں ملے گا؟

---

1 ......مستدرک، کتاب الاطعمة، ۵/۱۶۲، حدیث: ۷۲۰۷۔

2 ......مراٰۃ المناجیح، ۳/۴۸ ماخوذاً۔

جواب: بعض اوقات بزرگ اپنے لئے عاجزی کے ایسے الفاظ لاتے ہیں جنہیں ہم پڑھ نہیں سکتے، مثلاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک شعر ہے: ”کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا!“ اس کے بعد اگلے شعر میں آپ نے اپنے لئے جو عاجزی کے الفاظ اِستِعمال فرمائے وہ میں اپنی ذات کے لئے کہتا ہوں کہ ”کوئی کیوں پوچھے تیری بات عطار! تجھ سے کُتّے ہزار پھرتے ہیں۔“ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ لفظ اپنے لئے عاجزی کے طور پر اِستِعمال کیا ہے۔ اس میں میری اپنی سوچ یہ ہے کہ یہ لفظ نہ کہا جائے، بلکہ یوں کہا جائے: تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں، یا تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں، یا عاشق ہزار پھرتے ہیں۔ یا اس طرح کا کوئی ایسا لفظ لایا جائے جو اس مقام پر موزوں ہو اور شعر کا وَزن بھی نہ ٹوٹے۔ جب نعت خواں یہ شعر پڑھیں تو وضاحت کر دیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہاں عاجزی کے طور پر اپنے لئے یہ لفظ اِستِعمال کیا تھا، لیکن میں نے اس کو تبدیل کیا ہے۔

آج کل کے نعت خوانوں کو اتنا بولنا آتا نہیں ہے، البتہ اتنا بول لیتے ہیں کہ ”دو دن سے تھکا ہوا ہوں، 12 دن کا تھکا ہوا ہوں، روز محفلیں ہیں، چار چار بج جاتے ہیں“ وغیرہ۔ جہاں وضاحت کرنی ہوتی ہے وہاں انہیں شاید سُجھا بھی نہیں پڑتا (یعنی ذہن میں ہی نہیں آتا) کہ وضاحت کر دیں۔ میں یہاں سب کی بات نہیں کر رہا، بلکہ دل جلانے کے لئے ایک بات کر رہا ہوں کہ جہاں وضاحت کرنی ہے وہاں نہیں کرتے۔ بعض اوقات نعت خواں اَشعار کا خُلاصہ کر رہے ہوتے ہیں، اس کے لئے بھی علم ہونا چاہیے، خصوصاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کلام کی وضاحت میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ ان کے کلام Difficult (یعنی مشکل) ہوتے ہیں۔ حدائقِ بخشش کی شروحات لکھی ہوئی ہیں۔ اگر کوئی نعت خواں علما کی لکھی ہوئی شروحات سے وضاحت یاد کر کے بیان کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

کیا اسلامی بہنیں نعت کے صیغوں کو بدل سکتی ہیں؟

سُوال: ایک کلام ہے: ”میں مدینے چلا۔“ اگر اسلامی بہنیں اس کو ”میں مدینے چلی“ پڑھیں گی تو کیا یہ غلط ہوگا؟

جواب: کسی شاعر کا کلام پڑھنا ”حکایت کرنا“ کہلاتا ہے۔ یعنی جیسا اس نے کہا ہم نے ویسا بیان کر دیا۔ اب اگر اسلامی بہنیں ”میں مدینے چلا“ پڑھیں گی تو عجیب لگے گا، اس لئے انہیں ”میں مدینے چلی“ پڑھنا چاہیے، لیکن اس کلام میں آگے

بھی مردانہ الفاظ آرہے ہیں، یہ کہاں کہاں تبدیلی کریں گی!! بہر حال! ”چلا“ کو ”چلی“ کرنا ضروری ہو گا۔ کیونکہ مؤنّث کے لئے یہی اِستعمال کیا جاتا ہے۔ اگر ”چلا“ کہیں گی تو اسلامی بہنیں ہنسیں گی اور مذاق کریں گی۔ اس کے علاوہ بہت سے کلام ایسے بھی ہیں جن میں تبدیلی کی ضرورت نہیں پڑتی تو وہ پڑھ سکتی ہیں اور پڑھے بھی جارہے ہوتے ہیں۔ یادرہے! کسی شاعر کے اشعار اپنے نام پر چڑھالینا کہ ”یہ میں نے لکھے ہیں“ جھوٹ اور خیانت ہے، یہ بہت معیوب سمجھا جاتا ہے اور اسے دینی سَرِقہ یعنی علمی چوری کہتے ہیں۔ البتہ بعض اوقات ایسا اتفاق بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی طرح کا مصرع دو شاعروں نے لکھا ہوتا ہے جسے ادبی یعنی فنی زبان میں ”تَوارُد“ بولتے ہیں۔

گھر میں لگے ہوئے درخت کاٹنا کیسا؟

سُوال: میرے گھر میں پپیتے کا درخت لگا ہوا ہے جس پر بچے پتّھر مارتے ہیں، کیا میں اُس درخت کو کاٹ سکتا ہوں؟ (منصور عطاری)

جواب: بچّوں کا ایسا کرنا غلط ہے۔ انہیں اِس طرح پتّھر مارنے سے روکنا چاہیے۔ اگر وہ نہیں رُک رہے تو درخت تو ویسے بھی کاٹنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں۔ آپ کا گھر ہے۔ اگر درخت کی وجہ سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے تو بے شک درخت کاٹ دیں۔

بچّوں کا عقیقہ نہ کرنا کیسا؟

سُوال: کسی کے بیٹا یا بیٹی پیدا ہوئی اور وہ عقیقہ کرنے کی گنجائش نہیں رکھتا تو اس کے لئے کیا حکم ہو گا؟ (کلیم عطاری۔ سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: عقیقہ کرنا مستحب ہے، فرض یا واجب نہیں۔[1] اگر کسی کے پاس پیسوں کی گنجائش ہو پھر بھی وہ عقیقہ نہیں کرتا تب بھی گناہ گار نہیں ہو گا۔ البتہ عقیقہ نہ کرنا محرومی ہے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”عقیقے کے بارے میں سوال جواب“[2] میں ہے: ”**سُوال 4:** کیا یہ دُرُست ہے کہ جو بچّہ بغیر عقیقہ اِنتقال کر گیا وہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۵، حصّہ: ۱۵۔

2 ...... ”عقیقے کے بارے میں سوال جواب“ یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک مدنی مذاکرے کا خلاصہ ہے جس کے 22 صفحات ہیں۔ اس رسالے میں بچے کے کان میں اذان دینے کا طریقہ، بچے کا نام کس دن رکھا جائے اور عقیقے کے متعلق احکام بیان کیے گئے ہیں۔

اپنے والِدَین کی شَفاعت نہیں کرے گا؟ **جواب:** جی ہاں! مگر اس کی صورَتیں ہیں: جس بچّے نے عقیقے کا وقت پایا یعنی وہ بچّہ سات دن کا ہو گیا اور بِلا عُذر جبکہ استِطاعت (یعنی طاقت) بھی ہو اُس کا عقیقہ نہ کیا گیا تو وہ اپنے ماں باپ کی شَفاعت نہ کرے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ "لڑکا اپنے عقیقے میں گِروی ہے۔"[1] اَشِعَّۃُ اللَّمْعات میں ہے: امام احمد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: "بچّے کا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اُس کو والِدَین کے حق میں شَفاعت کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔"[2] صدرُ الشّریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ مذکورہ حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: "گِروی" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا نَفْع حاصِل نہ ہو گا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض (مُحدِّثین) نے کہا: بچّے کی سلامَتی اور اُس کی نَشو و نُما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچّھے اَوصاف (یعنی عمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابستہ ہیں۔"[3] یعنی عقیقہ کریں گے تو بچے کو سلامتی اور عافیت نصیب ہو گی، اس میں بڑھوتری ہو گی، پھلے پھولے گا اور اس میں عمدہ خوبیاں پیدا ہوں گی، یوں اس کا اخلاق اور ذہن اچھا ہو گا۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ "جس بچے نے عقیقے کا وقت پایا یعنی بچہ سات دن کا ہو گیا اور بلا عذر یعنی استطاعت کے باوجود اس کا عقیقہ نہ کیا گیا تو وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کرے گا۔"

فرض نماز کا قعدۂ اخیرہ بھولنے کی صورت میں نماز کا حکم

سُوال: میں نے فرض نماز کی چار رکعتیں پوری پڑھ لی تھیں، لیکن آخری رکعت میں قعدۂ اخیرہ کرنا بھول گیا تھا اور پانچویں رکعت مکمل کر کے سجدۂ سہو کرنے کے بعد نماز ختم کر دی تھی۔ کیا اس صورت میں میری نماز ہو گئی؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر چوتھی رَکعت کا فرض قعدہ نہیں کیا تھا اور پانچویں کے لئے کھڑے ہو گئے تو پانچویں رَکعت کا پہلا سجدہ کرتے ہی فرض باطل ہو گئے۔[4] البتّہ اگر چار رَکعت پر قعدہ کر لیا تھا اور اب پانچویں رَکعت پڑھنے کے بعد سجدۂ سہو

---

1 ...ترمذی، کتاب الاضاحی، باب من العقیقۃ، ۳/۱۷۷، حدیث: ۱۵۲۷۔

2 ...اشعۃ اللمعات، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقۃ، ۳/۵۱۲۔

3 ...بہارِ شریعت، ۳/۳۵۴، حصہ: ۱۵۔

4 ...غنیۃ المتملی، السادس القعدۃ الاخیرۃ، ص ۲۹۰۔

کرکے نماز ختم کی تو اس صورت میں فرض ادا ہوجائیں گے۔"بہارِ شریعت"[2] میں ہے: چار رَکعت والے فرض میں چوتھی رَکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے، اور پانچویں کا سجدہ کرلیا، یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کرلیا، یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کرلیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہوگئے۔ مغرب کے سِوا اور نمازوں میں ایک رَکعت اور ملالے۔[3]

"دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)" کا ایک فتویٰ ہے، اس میں اس مسئلے کی مزید تفصیل ہے، وہ آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ چنانچہ "کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نمازِ مغرب میں تیسری رَکعت کے بعد قعدۂ اخیرہ کو قعدۂ اولیٰ سمجھ کر کھڑا ہوگیا، چوتھی رَکعت کا سجدہ کرنے کے بعد یاد آیا کہ "میں تین رَکعتیں پوری کرچکا ہوں" تو تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کرکے نماز مکمل کرلی۔ مذکورہ بالا صورت میں زید کی نماز ہوگئی یا نہیں؟ **جواب:** پوچھی گئی صورت میں زید کی نماز ہوگئی۔ مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ کرنے کے بعد بھولے سے کھڑے ہوجانے پر سجدۂ سہو واجب ہوا تھا، چوتھی رَکعت میں کھڑے ہونے کی وجہ سے سلام میں تاخیر ہوئی، پھر اس کے بعد اگلی رَکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے اسے یاد بھی نہیں آیا، لہٰذا اس نے جب چوتھی رَکعت مکمل کرکے سجدۂ سہو کرنے کے بعد نماز پوری کرتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز دُرست ہوگئی۔ البتہ اسے حکم تھا کہ ایک رَکعت اور ملا کر دو رَکعت مکمل کرلے، تاکہ یہ دو رَکعتیں نفل ہوجائیں، مگر یہ حکم وجوبی (یعنی واجب) نہیں ہے، اِستحبابی (یعنی مستحب) ہے، لہٰذا جب زید نے سجدۂ سہو کرکے نماز مکمل کرلی تو اس کی نماز ہوگئی اور کسی قسم کی قضا بھی ذمے لازم نہ ہوئی۔ قعدۂ اخیرہ کرکے اگلی رَکعت کا سجدہ

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱۶، حصہ: ۳۔

2 ...... "بہارِ شریعت" حضرتِ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شاندار تصنیف ہے جو 3 جلدوں اور 20 حصّوں پر مشتمل ہے۔ اِس کتاب میں عقائد، طَہارت، عِبادات، مُعامَلات اور روز مرّہ کے عام مسائل شامل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف "اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة" کے مَدَنی عُلَما نے سالوں محنت کرکے اِس کی تخریج کی ہے اور مکتبۃ المدینہ نے اِسے بہت خُوبصورت اَنداز میں 6 جلدوں میں شائع کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

3 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱۵-۵۱۶، حصہ: ۳۔

کر لیا تو مزید ایک رَکعت نہ ملانے سے کچھ لازم نہیں ہے۔ جیسا کہ درمختار میں ہے کہ "اگر چوتھی رَکعت میں بقدرِ تشہد بیٹھا، پھر کھڑا ہو کر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو عصر کی نماز میں چھٹی، مغرب میں پانچویں اور فجر میں چوتھی رَکعت ملائے، تاکہ دو رَکعتیں نفل ہو جائیں اور یہاں رَکعت ملانا مؤکّد (یعنی تاکیدی حکم) نہیں ہے، لیکن اگر نماز کو ختم کر دیا تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں، اسی پر فتویٰ ہے۔ دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو کرے، کیونکہ پہلی صورت میں سلام میں تاخیر ہوئی اور دوسری صورت میں سلام ترک کیا۔"[1] قعدۂ اخیرہ کے بعد اگلی رَکعت کا سجدہ کر لیا تو مزید رَکعت ملانا مستحب ہے۔ ردالمحتار میں ہے: "چھٹی رَکعت ملائے، ظاہر یہی ہے کہ رَکعت ملانا مستحب ہے۔ نماز ختم کر دی تو اس پر کچھ لازم نہیں (یعنی اگر ایک رَکعت مزید نہ ملائی تو اس کی قضا لازم نہیں) کیونکہ یہ نفل قصداً شروع نہیں کیے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔"[2]

"بہارِ شریعت" میں ہے: "قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رَکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا تھا، مگر بقدرِ تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہو گیا تو لَوٹ آئے اور وہ جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب (شمار) ہو گا، یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں مل کر اگر بقدرِ تشہد ہو گئے فرض ادا ہو گیا، مگر سجدۂ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے۔ اور اگر اس رَکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اُٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا، لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رَکعت اور ملا لے کہ شفع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے، اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو، مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں[3] (شفع دو رَکعت کو بولتے ہیں۔ نفل میں ہر دو رَکعت جو پڑھی وہ شفع ہوتا ہے۔ چار پڑھیں تو وہ دو شفعے کہلائیں گے)۔ اگر (امام) بقدرِ تشہد قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا اور (واپس) نہ لَوٹا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رَکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے۔ اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔"

1 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/ ۱۹۲۔

2 ......ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب قد یطلق الفرض...الخ، ۲/ ۱۵۹۔

3 ......بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱۵-۵۱۶، حصہ:۳ماخوذاً۔

"دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)" کی ویب سائٹ پر اس طرح کے اور بھی فتوے مل سکتے ہیں، ان کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہ معلومات میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

کیا ہر مذہبی شخص کو حاجی کہہ سکتے ہیں؟

سُوال: اگر کسی نے حج نہ کیا ہو مگر مذہبی ہو تو کیا اُسے حاجی صاحب کہہ سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جس نے حج کیا ہو اسے ہی حاجی کہا جائے، کیونکہ عرف یہی ہے۔ جیسے نمازی وہی ہے جو نماز پڑھتا ہو۔ ہمارے ہاں عام طور پر مال دار کو "حاجی صاحب" کہا جاتا ہے اور دعوتِ اسلامی میں "رُکنِ شوریٰ" کو "حاجی" کہہ دیتے ہیں، چاہے حج کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ اب تو سبھی اراکینِ شوریٰ حاجی ہو گئے ہیں۔ مدنی چینل پر ہر رُکنِ شوریٰ کے ساتھ حاجی نہیں لکھا ہوتا، مدنی چینل والوں کو چاہیے کہ جو حاجی ہوں ان کے نام کے ساتھ حاجی لکھ دیا کریں کہ حاجی فلاں، حاجی فلاں، کیونکہ جو حاجی ہو اسے حاجی لکھنے سے اس کا دل خوش ہوتا ہے۔ میں صرف "حاجی صاحب" بولنے سے منع کرتا ہوں، کیونکہ کئی دفعہ کسی رُکنِ شوریٰ کا پیغام آتا ہے تو مجھے کہتے ہیں کہ "حاجی صاحب کا پیغام آیا ہے" مجھے معلوم کرنا پڑتا ہے کہ "حاجی صاحب کون ہیں؟ لیکن اسلامی بھائی نہیں مانتے، کیونکہ یہ ان کی زبانوں پر چڑھا ہوا ہے اور وہ ہر ایک کو حاجی صاحب بول رہے ہوتے ہیں۔ برائے کرم! حاجی کے ساتھ نام بھی ضرور لکھا اور بولا کریں۔

جنات کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا؟

سُوال: کیا ہم جنات کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟ (اختر۔ سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! مسلمان جنات کو، یوں ہی فرشتوں کو ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔

102 سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت

سُوال: امام احمد رضا خان بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ظاہری انتقال ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے وِصالِ باکمال کو 102 سال ہو گئے ہیں۔[1] اس مرتبہ آپ کا 102 واں عرس منایا گیا تھا

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۵۔

اور دو سال پہلے 100 سالہ عرس کا جشن دُھوم دَھام سے منایا گیا تھا۔

جلوس میں کسی کا نقشِ نعل پاک ملا تو کیا کریں؟

سُوال: اگر کسی کو جلوسِ میلاد میں قیمتی نقشِ نعلِ پاک ملا اور اس نے اپنے لئے نہ اُٹھایا تو اب اس کا کیا کیا جائے؟ کیونکہ مالک کا ملنا ناممکن سا ہے۔(ابو معاویہ سلمان عطاری۔ سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: یہ لقطہ ہے۔اس صورت میں مالک کو تلاش کیا جائے۔[1] اگر مالک کے ملنے کی ایسی امید قطع ہو جائے کہ نہ اب مل رہا ہے اور نہ ہی آئندہ ملنے کی کوئی امید ہے تو چونکہ اس نے اپنے لئے نہیں اٹھایا، اس لئے ایسی صورت میں اگر یہ خود شرعی فقیر ہے تو رکھ سکتا ہے، ورنہ کسی شرعی فقیر کو دے دے۔[2] یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی دینی کام، مثلاً مسجد یا مدرسے کے چندے میں دے دے۔ اب اگر نقشِ نعلِ پاک روڈ پر تشریف فرما ہونے کی حالت میں پایا گیا اور لوگ بھی گزر رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ اسے اُٹھائے بغیر گزارہ نہیں ہے، ورنہ کوئی اور چیز ہو تو آدمی آنکھ آڑے کان کر کے نکل جائے اور نہ اُٹھائے۔ بعض صورتیں ایسی ہیں جن میں لقطہ اٹھانا پڑتا ہے۔[3] اگر کوئی نقشِ نعلِ پاک اُٹھاتا ہے تو یہ اس کا اچھا عمل ہے، کیونکہ نقشِ نعلِ پاک ادب کی شے ہے۔

---

1. ......بہارِ شریعت، ۲/۴۷۴، حصّہ:۱۰۔
2. ......دُرِّ مختار مع رد المحتار، کتاب اللقطة، ۶/۴۲۷۔
3. ......مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بہارِ شریعت میں نقل کرتے ہیں: پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اُٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو نہ تلاش کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظَنِّ غالب (یعنی غالب گمان) ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو اُٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لئے اُٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے (یعنی غصب کرنے کی طرح ہے) اور اگر یہ ظَنِّ غالب ہو کہ میں نہ اُٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع و ہلاک ہو جائے گی تو اُٹھا لینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اُٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ لقطہ کو اپنے تَصَرُّف (یعنی اِستعمال) میں لانے کے لئے اُٹھایا پھر نادم ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بَرِیُّ الذمہ نہ ہو گا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اُس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لئے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان نہیں۔(بہارِ شریعت، ۲/۴۷۳-۴۷۴، حصّہ:۱۰)

بارگاہِ رِسالت میں چڑیا کی فریاد

سُوال: کیا چڑیا نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بات کی تھی؟(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ ہم اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے، ہم نے اس کو پکڑ لیا، چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی، اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو دریافت کیا کہ ”کس نے اس کے بچے کے معاملے میں اسے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔“[١]

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شُترانِ ناشاد گِلۂ رنج و عنا کرتے ہیں (حدائقِ بخشش)

تلسی کا پودا / درخت مافیا / پودے مرنے کا گناہ

سُوال: میں تقریباً 12 سال سے مالی کا کام کر رہا ہوں۔ میرے کچھ سوالات ہیں:

(1) کچھ لوگ نرسری میں آکر تلسی کا پودا مانگتے ہیں اور خرید کر گھر لے جاتے ہیں۔ ان کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ تلسی کا پودا لگانے سے گھر میں خیر وبَرَکت ہوتی ہے۔ اِسلام میں اس کی کیا حیثیت ہے؟

(2) ایک مافیا ایسا ہے جو درخت کاٹ کر بزنس کرتا اور کروڑوں روپے کماتا ہے۔ کیا اس طرح درخت کاٹنا گناہ ہے؟

(3) بعض پودوں میں کیڑے لگ جاتے ہیں اور مختلف قسم کے اسپرے کرنے کے باوجود وہ پودے بچ نہیں پاتے، بلکہ مر جاتے ہیں۔ کیا اس کا گناہ ہمارے سر ہوگا؟(محمد اکرم)

جواب: (1) بعض پودے غیر مسلموں میں مقدس مانے جاتے ہیں۔ تلسی بھی ایک مذہب کے نزدیک مبارک پودا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اسی مذہب کے لوگ آتے ہوں اور تلسی کا پودا اس لئے لے جاتے ہوں کہ اسے گھر میں لگانے سے بَرَکت ہوگی۔ اگر کوئی مسلمان خریدتا ہے تو وہ اس نیّت سے نہیں لے جاتا ہوگا، کیونکہ تلسی کا پودا اللہ پاک کا پیدا کردہ ہے

1 ......ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی کراهية حرق العدو بالنار، ٣/٧٥، حدیث: ٢٦٧٥۔

اور اس کے طبی فوائد بھی ہیں۔ تلسی کا پودا غالباً حکمت یعنی دیسی دوائیوں میں بھی اِستعمال ہوتا ہے۔

(2) اگر یہ درخت مافیا چوری چھپے کسی کا درخت کاٹ کر لے جاتا اور بیچتا ہے یا غیر قانونی طریقے سے کام کرتا ہے تو یہ گناہ کا کام ہے، اس سے بچنا چاہیے۔

(3) ہر چیز نے فنا ہونا ہے۔ بندہ بھی تو بالآخر مر جاتا ہے۔ آپ کے دوائی چھڑکنے سے کیڑے بھی تو مر جاتے ہوں گے۔ اگر درخت پر اسپرے نہ کیا اور وہ مرجھا گیا تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے، کیونکہ جو درخت لگاتا ہے اپنے بھلے کے لئے لگاتا ہے، تاکہ اس سے کچھ کمائے۔

کیا 12 بجے مسجد جانے سے جنات پٹخ دیتے ہیں؟

سُوال: کچھ لوگوں کا نظریہ ہے کہ دن یا رات میں جب 12 بجیں اس وقت کچھ لکھنا، پڑھنا یا مسجد میں جانا نہیں چاہیے، ورنہ جنات پٹخ دیتے ہیں۔ کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: رَمَضان شریف میں مُعتکفین دن رات مسجد میں پڑے رہتے ہیں اور روزانہ دو مرتبہ 12 بجے کا وقت آتا ہے۔ ابھی تک تو کسی معتکف کو جنات نے نہیں پٹخا اور نہ ہی کوئی جن پٹخ سکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ یہ سب ڈھکوسلے ہیں اور لوگوں کی چلائی ہوئی باتیں ہیں۔ جس کو جو سمجھ آتا ہے بول رہا ہوتا ہے۔ علمائے کرام سے پوچھ کر راہ نُمائی لینی چاہیے۔

جنّتی نوجوانوں کا قد کتنا ہو گا؟

سُوال: جنّتی نوجوانوں کا قد کتنا ہو گا؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا قد 60 ہاتھ تھا۔[1] اتنا ہی قد ہر جنّتی کا ہو گا۔[2]

کیا بچے کے عیوب بیان کرنا غیبت ہے؟

سُوال: کیا بچے کے عیوب کسی کے سامنے بیان کرنا غیبت ہے؟[3]

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۴۸۴۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۴۸۴۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

جواب: جی ہاں! کسی کے پیچھے اس کی بُرائی کرنے کے لئے اس کا عیب بیان کرنا غیبت کہلاتا ہے۔[1] غیبت چھوٹے بچے کی بھی ہو جاتی ہے۔ مثلاً آپ نے کہا کہ ”میرے بچے نے ناک میں دم کر رکھا ہے، بڑا شریر ہے، بہت ضدی ہے، ایسا ستاتا ہے کہ بس“ تو یہ آپ نے چار غیبتیں کر دیں، کیونکہ ”ناک میں دم کرنا“ ایک غیبت ہے، ”شریر ہونا“ دوسری غیبت ہے، ”ضدی ہونا“ تیسری غیبت ہے اور ”ستانا“ چوتھی غیبت ہے۔ اگر کوئی چھوٹا بچّہ بستر گندا کر دیتا ہے تو اس کے بارے میں یہ کہنا کہ ”جب دیکھو پیشاب کر دیتا ہے“ غیبت ہے۔ یوں ہی یہ کہنا کہ ”بہت غصے والا ہے“ غیبت ہے، کیونکہ غصے والا ہونا عیب ہے۔ ایسی چیزیں بلا ضرورت بیان کرنے سے بچنا چاہیے، کیونکہ جسے بتا رہے ہیں وہ ان چیزوں کو ٹھیک نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر کسی سے دعا کروانے یا تعویذ لینے کے لئے یہ چیزیں بیان کیں تو وہ الگ بات ہے، کیونکہ اب ضرورت موجود ہے۔ اگر ایسی باتیں بچے کے سامنے کسی سے کہیں گے تو سمجھ دار ہونے کی صورت میں بچے کی دل آزاری ہو گی اور اگر بچّہ سمجھ دار نہیں ہے تو عیب موجود ہونے کی صورت میں یہ غیبت ہو گی، جس طرح کسی کی موجودگی میں دوسرے شخص کو اشارے کر کے اس کی غیبت کی جا رہی ہوتی ہے۔ اگر آپ بچے کے بارے میں کسی کو کہہ رہے ہیں کہ ”یہ کم عقل ہے“ تو واقعی کم عقل ہونے کی صورت میں یہ غیبت ہو گی، ورنہ کم عقل ہونے کا عیب نہ ہونے کی صورت میں یہ بہتان ہو گا اور یہ ہمارے ہاں بہت عام ہے۔

اگر ہم اپنے دوستوں اور بازاروں میں ہونے والی اپنی دن بھر کی گفتگو کا حساب لگائیں تو شاید کئی سو یا کئی ہزار غیبتیں سامنے آجائیں۔ دکان پر کوئی گاہک آئے گا تو دکان دار اپنے ساتھی سے کہے گا کہ ”یار چمڑا ہے، ہاتھی کا گوشت ہے، کہاں گلے گا! بڑی مشکل ہے، یہ کہاں ٹپک پڑا! صبح ہی صبح اس کا مُنہ کہاں دیکھ لیا!“ یہ سب غیبتیں ہیں، کیونکہ یہ باتیں گاہک کی برائی بیان کرنے کے لئے کی گئی ہیں، نیز ان جملوں میں بدشگونی کی آفت بھی موجود ہے، کیونکہ اس کے آنے سے بونی خراب ہونے کا منحوس تصوّر لیا جا رہا ہے۔ یہ سب دینی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بعض مذہبی نظر آنے والے لوگ بھی ایسا کر رہے ہوتے ہیں۔ جسے اللہ پاک توفیق دے، عقلِ سلیم بخشے اور اسے اچھی صحبت مل جائے، نیز اسے

[1] ......بہارِ شریعت، ۳/۵۳۲، حصہ:۱۶۔

دین کی باتیں سمجھ آتی ہوں وہ ان چیزوں سے ہو سکتا ہے کہ بچ جائے، ورنہ عموماً لوگوں کو پتا ہی نہیں ہوتا کہ یہ بھی غیبت ہے۔ عام طور پر گاہک کے چلے جانے کے بعد بھی دکان دار اس کی بُرائی کر رہا ہوتا ہے کہ ”یار بہت گُس گُس کر نکالا، اس چمڑے نے تو دماغ خراب کر دیا، جب آتا ہے چپک جاتا ہے، گوند ہے، گوند ڈال کر بیٹھ جاتا ہے، ہمارے لئے کچھ بھی چھوڑ کر نہیں گیا۔“ حالانکہ اس کے آنے پر یہ کہا ہوتا ہے کہ ”آیئے آیئے! مَاشَآءَ الله، بڑے دنوں بعد آپ کی زیارت ہوئی، سُبْحٰنَ الله، میری تو آج عید ہو گئی، بیڑا پار ہو گیا“ وغیرہ۔ یہ سب منافقت نہیں تو اور کیا ہے!! ہم لوگ بہت دور نکل گئے ہیں۔ ہماری زبان اور دل ایک نہیں ہیں۔

دِلوں میں بغض کے بچھو (حکایت)

حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے بارے میں ”تذکرۃ الاولیاء“ کے اندر کچھ اس طرح لکھا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه جو بہت بڑے ولی الله اور امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے شاگرد تھے انہوں نے عرض کی: ”حضور! آپ سادات میں سے ہیں اور ہمارے سردار ہیں۔ آپ گوشہ نشین ہو گئے تو ہماری قوم کی راہ نُمائی کون کرے گا!!“ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے ایک عربی شعر پڑھا جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ ”میں لوگوں کے ساتھ میل جول رکھ کر کیا کروں! آج لوگوں کی حالت ایسی ہے کہ بظاہر آپس میں اچھے انداز سے ملتے ہیں، لیکن ان کے دلوں میں بغض کے بچھو بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔“[1] الله پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ ایسے لوگوں سے دور ہی رہنا چاہیے۔ آدمی جتنا اپنے کام سے کام رکھے اچھا ہے۔ ایسوں کی کمپنی میں ٹائم پاس کرنے سے بچے۔ ٹائم پاس کرنا ہے تو تلاوت کرے، دُرود شریف پڑھے یا بھلے سو تا رہے، کیونکہ سونے کی حالت میں انسان کم از کم ”مَرْفُوْعُ الْقَلَم“ رہتا ہے[2] اور کوئی فرض وغیرہ نہ چھوٹنے کی صورت میں گناہ نہیں لکھے جا رہے ہوتے۔ یہ میں نے ایک مثال دی ہے۔ ظاہر ہے کہ آدمی کتنا سوئے گا! زیادہ سونا بھی عقل کو خراب اور حافظہ کمزور کرتا ہے۔

1 ......تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابن محمد جعفر صادق، ۲/۲۲۔

2 ......بخاری، کتاب المحاربین...الخ، باب لایرجم المجنون والمجنونۃ، ۴/۳۳۹۔

چند خصائصِ مُصطفےٰ

سُوال: پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ خصائص بیان فرما دیجئے۔[1]

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالعزیز دبّاغ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جنّت کی اصل نورِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے، لہٰذا جنت اس نور کی اسی طرح مشتاق (یعنی آرزومند) ہے جس طرح بچّہ اپنے باپ کی طرف شوق رکھتا ہے۔ حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر جب جنت سنتی ہے تو خوش ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف لپکتی (یعنی بڑھتی) ہے، کیونکہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے سیراب ہوتی ہے۔ وہ فرشتے جو جنّت کے اطراف اور دروازوں پر مقرر ہیں وہ ہر وقت نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک ذکر کرنے اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہتے ہیں، جس سے جنّت ان کی مشتاق ہو کر ان کی طرف جاتی ہے، کیونکہ فرشتے جنت کے اطراف میں ہیں، اس لئے جنت چاروں سمت پھیل جاتی ہے۔ اگر اللہ پاک کا ارادہ نہ ہوتا اور اس نے جنت کو روکے نہ رکھا ہوتا تو جنت حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک ظاہری زندگی میں نکل کر آجاتی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں تشریف لے جاتے جنّت بھی وہاں جاتی، مگر اللہ پاک نے جنّت کو روک دیا، تاکہ اس پر ایمان بالغیب حاصل ہو۔“[2] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا خوب لکھتے ہیں:

جنّت ہے ان کے جلوے سے جویائے رنگ و بو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سُوالِ گل (حدائقِ بخشش)

شرحِ کلامِ رضا: اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اتنے خوب صورت ہیں کہ جنت بھی آپ سے خوب صورتی اور خوش بو کی طلب گار ہے۔ اے باغ میں کھلنے والے پھول! تو بھی گلشنِ رسالت کے مہکتے پھول رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خوب صورتی کی بھیک مانگ لے۔

1 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

2 ......الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنة، وسألته لِمَ کانت الجنة...الخ، ۲/ ۳۳۷۔

دیکھ رِضواں دشتِ طیبہ کی بہار تیری جنّت کا نہ پائے گا جواب
سر سے پا تک ہر اَدا ہے لاجواب خوبرو یوں میں نہیں تیرا جواب

اے عاشقانِ رسول! گزشتہ یعنی گزرے ہوئے انبیائے کِرام میں سے کسی نبی کو ایک اور کسی کو زیادہ معجزات عطا کئے گئے۔ اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ معجزے عطا ہوئے۔ کسی نبی کے ہاتھ میں معجزہ تھا، کسی کی سانس میں اور کسی کی آنکھ میں،[1] مگر ہمارے آقا سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ

دیئے معجزے انبیا کو خدا نے ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا

”ارشاد الساری شرح صحیح البخاری“ میں ہے: ”حضرتِ سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس 12 مرتبہ، حضرتِ سَیِّدُنا اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چار مرتبہ، حضرتِ سَیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس 50 مرتبہ، حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس 42 مرتبہ، حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس 400 مرتبہ اور حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس 10 مرتبہ آئے، جبکہ اللہ پاک کے حبیب محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں حضرتِ سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام 24 ہزار مرتبہ حاضر ہوئے۔“[2]

حضرت علّامہ امام محمد مہدی فاسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ اضافہ کیا کہ ”حضرتِ سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سَیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چار مرتبہ، حضرتِ سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس تین مرتبہ اور حضرتِ سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چار مرتبہ آئے۔“[3] شہنشاہِ سُخن حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

بے لِقائے یار ان کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سِدرہ چھوڑ کر (ذوقِ نعت)

لِقا یعنی اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ملاقات کے بغیر حضرتِ سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کو چین نہیں آتا تھا،

1 ...... مِراٰۃ المناجیح، ٨/١٦٢۔
2 ...... اِرشاد الساری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، ١/١٠١، تحت الحدیث: ٢۔
3 ...... مطالع المسرات، فصل فی کیفیۃ الصلاۃ علی النبی، الحزب السابع یوم الاحد، ص٤٢٧۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ

اسی وجہ سے آپ 24 ہزار بار بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام بار بار آتے تھے، کیونکہ بغیر دیدار کے آپ کو چین نہیں آتا تھا۔ حضرتِ سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام "سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی" جو کہ ساتویں آسمان سے اوپر آپ کا مقام ہے، وہاں سے بارگاہِ رسالت میں حاضرِ خدمت ہوتے تھے۔

دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام مخصوص قوموں کی طرف بھیجے گئے، جبکہ اللہ پاک کے پیارے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوق، انسان، جنات، بلکہ فرشتوں، حیوانات یعنی جانوروں اور جمادات یعنی پتھر وغیرہ سب کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔ صحیح مسلم میں ہے: "وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً"[1] یعنی اور میں ساری مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ حضرت شیخ عبدُ الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "تکمیل الایمان" میں فرماتے ہیں: مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جنات اور انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے، اسی لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "رَسُوْلُ الثَّقَلَیْن" یعنی انسان اور جنات کا نبی کہتے ہیں۔[2] ثقلین کے معنی جنات اور انسان ہیں۔

اے جشنِ ولادت منانے والے عاشقانِ میلاد! مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ سب سے آخر ہونے کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے نبی بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں، کیونکہ سب سے پہلے مرتبۂ نبوّت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کو عطا ہوا۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "کُنْتُ نَبِیًّا وَ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ"[3] یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم عَلَیْہِ السَّلَام روح و جسم کے درمیان تھے۔

فرشتوں کا جھکا تھا سوئے آدم کس کے باعث سر
تیرا ہی نور تھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

ایک اور شاعر نے بھی بڑا پیارا شعر کہا ہے:

آدم کا پتلا نہ بنا تھا جب بھی وہ دنیا میں نبی تھے
ہے ان سے آغاز رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

---

1 ......مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب المساجد ومواضع الصلاۃ، ص ۲۱۱، حدیث: ۱۱۶۷۔

2 ......تکمیل الایمان، قطعہ، ص ۱۲۷۔

3 ......مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب المغازی، باب ما جاء فی مبعث النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲۰/۲۳۱، حدیث: ۳۷۷۰۸۔

والدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنی پیاری پیاری امی جان کے پیٹ شریف میں تشریف لائے تو ایسی بارش ہوئی کہ نہریں جاری ہو گئیں اور درخت سرسبز و شاداب ہو گئے، نیز قبیلۂ قریش پر ہر طرف سے بَرَکت نازل ہوئی، حالانکہ اس سے قبل غذا کی سخت کمی اور قحط سالی تھی، چنانچہ اس سال کا نام ''سَنَۃُ الْفَتْحِ وَالْاِبْتِہَاجْ'' یعنی کشادگی اور خوشحالی کا سال رکھا گیا۔[1]

شاہِ کونین جلوہ نما ہو گیا رنگ عالم کا بالکل نیا ہو گیا
منتخب آپ کی ذاتِ والا ہوئی نامِ پاک آپ کا مصطفیٰ ہو گیا

❁❁❁

1 ...... انوارِ جمالِ مصطفےٰ، ص۱۸۱۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کیا اسلامی بہنیں نعت کے صیغوں کو بدل سکتی ہیں؟	10
بچے کو شرارت پر اُبھارنے والی چیزیں	1	گھر میں لگے ہوئے درخت کاٹنا کیسا؟	11
اَولاد کو فرماں بردار کرنے کا روحانی علاج	2	بچّوں کا عقیقہ نہ کرنا کیسا؟	11
نماز میں آیۃُ الکرسی پڑھنا کیسا؟	3	فرض نماز کا قعدۂ اخیرہ بھولنے کی صورت میں نماز کا حکم	12
گدا پاک کرنے کا طریقہ	3	کیا ہر مذہبی شخص کو حاجی کہہ سکتے ہیں؟	15
کیا گدا دُھوپ کے ذریعے پاک ہو جاتا ہے؟	4	جنات کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا؟	15
مساجد اور کارپیٹ	5	102 سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت	15
حیاتِ مُبارکہ مکمل 63 سال تھی یا کم زیادہ؟	6	جلوس میں کسی کا نقشِ نعلِ پاک ملا تو کیا کریں؟	16
گوشت تولنے کے بعد صاف کر کے بیچنا کیسا؟	6	بارگاہِ رِسالت میں چڑیا کی فریاد	17
انتقال پر ”اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ“ پڑھنا کیسا؟	7	تلسی کا پودا / درخت مافیا / پودے مرنے کا گناہ	17
کیا تین اَفراد کی تعریف سے میّت کی مغفرت ہو جاتی ہے؟	7	کیا 12 بجے مسجد جانے سے جنات چیخ دیتے ہیں؟	18
واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے	8	جنّتی نوجوانوں کا قد کتنا ہو گا؟	18
کیا پکتا ہوا کھانا نکالنا بے بَرَکتی کا سبب ہے؟	9	کیا بچے کے عیوب بیان کرنا غیبت ہے؟	18
کیا اپنے دوست سے مدد مانگنا بھی سُوال ہے؟	9	دِلوں میں بُغض کے بچھو (حکایت)	20
شاعر کے کلام میں تبدیلی کرنا کیسا؟	9	چند خصائصِ مُصطفٰے	21

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلام الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ٢٦١ھ	دار الکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ
ابو داؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ٢٧٥ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ٢٤١ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
مصنف ابن ابی شیبۃ	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ، متوفی ٢٣٥ھ	دار قرطبۃ بیروت ١٤٢٧ھ
مستدرک	محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحاکم النیسابوری، متوفی ٤٠٥ھ	دار المعرفۃ بیروت
ارشاد الساری	ابو العباس شہاب الدین احمد قسطلانی، متوفی ٩٢٣ھ	دار الفکر بیروت ١٤٢١ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ١٠٥٢ھ	کوئٹہ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ١٠٨٨ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٠ھ
رد المحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ١٢٥٢ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٠ھ
فتاوی ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ١١٦١ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ١٤١١ھ
غنیۃ المتملی	شیخ ابراہیم حلبی حنفی، متوفی ٩٥٦ھ	سہیل اکیڈمی لاہور
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری، متوفی ٦٣٧ھ	انتشارات گنجینہ تہران
مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات	امام محمد مہدی احمد بن علی بن یوسف فاسی، متوفی ١٠٥٢ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ
تکمیل الایمان	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ١٠٥٢ھ	الرحیم اکیڈمی کراچی
انوارِ جمالِ مصطفٰے	مولانا شاہ نقی علی خان بریلوی، متوفی ١٢٩٧ھ	کراچی
قوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ٣٨٦ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ
قوت القلوب (مترجم)	امام ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ٣٨٦ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
الابریز	شیخ احمد بن مبارک لمطی، متوفی ١١٥٥ھ	موافقۃ وزارۃ اعلام السوریۃ ١٤٠٦ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفٰے رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٠ھ
مدنی پنج سورہ	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	امیر اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غوروفکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 | 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net